الارض ندية ولم يلحد فيكره التابوت (ردالمحتار ۲/۲۳۴) ...... كما قال العلامة الحصكفيؒ ولأباس باتخاذ تابوت ولو من حجر او حديد له عند الحاجة كرخاوة الارض' قال ابن عابدينؒ تحته اى يرخص ذلك عند الحاجة والاكره كما قدمناه انفا قال في الحلية نقل غير واحد عن الامام ابن الفضل أنه جوزه في أراضيهم لرخاوتهم وقال لكن ينبغي أن يفرش فيه التراب وتطين الطبقة العليا ممايلي الميت ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت ويساره ليصير بمنزلة اللحد والمراد بقوله ينبغي يسن كما أفصح به فخر الاسلام وغيره بل في الينابيع والسنة أن يفرش في القبر التراب ثم لم يتعقبوا الرخصة في اتخاذه من حديد بشئ ولا شك في كراهته كما هو ظاهر الوجه اھ (ردالمحتار ۲/۲۳۵)۔

لیکن اگر کہیں زمین نرم ہو جہاں قبر بیٹھ جانے کا خطرہ ہو یا مردہ کی حالت ایسی ہو کہ اس کو بغیر تابوت کے دفنانا ممکن نہ ہو' یا کسی ملک کا قانونی تقاضا ہو' تو پھر اس حالت اور ضرورت کے تحت مردے کو تابوت میں دفنایا جاسکتا ہے مگر میت کو تابوت میں رکھنے سے قبل تابوت کے اندر جس حصہ سے مردہ کا جسم لگتا ہے وہاں گارہ یا مٹی ڈالی جائے' اوپر والے حصے کو گارہ سے لیپ دیا جائے اور میت کے دائیں اور بائیں کچی اینٹیں رکھی جائیں۔

(۲) میت کو قبر میں دفنانا فرض کفایہ ہے لیکن اگر کوئی شخص سمندر کے اندر سفر کے دوران جہاز میں انتقال کر جائے تو اولاً کوشش یہ کی جائے کہ لاش کو ساحل تک لے جایا جائے' یا ساحل پر پہنچنے تک لاش کے خراب اور سڑنے سے محفوظ کرنے کا انتظام کیا جائے' تاکہ ساحل پر پہنچ کر اس لاش کو قبر میں دفن کیا جاسکے لیکن اگر ساحل تک پہنچنے یا لاش کو محفوظ رکھنے کا انتظام ممکن نہ ہو اور لاش کے گل سڑ جانے کا خطرہ ہو تو پھر میت کو غسل دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور جنازہ پڑھنے کے بعد اس لاش کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ کر لاش کو سمندر میں ڈال دیا جائے۔ کما قال العلامه ابن نجيم من مات في السفينة يغسل ويكفن ويصلى عليه ويرمى في البحر (البحر الرائق ۲/۱۹۳)...... وقال الحصكفيؒ مات في سفينة غسل وكفن وصلى عليه والقى في البحر ان لم يكن قريباً من البر قال ابن عابدينؒ قوله وألقى في البحر قال في الفتح وعن أحمد يثقل ليرسب وعن الشافعية كذلك أن كان قريباً من دار الحرب وإلاشدّ بين لوحين ليقذفه البحر فيد فن (قوله أن لم يكن قريباً من البر) الظاهر تقديره بأن يكون بينهم وبين البر مدة يتغير الميت فيها ثم رأيت في نور الايضاح التغير بخوف الضرر به۔ (ردالمحتار ۲/۲۳۵)